یونس خان: قوم کو آپ پر ناز ہے

تحریر: سہیل احمد لون

پاکستان کے موجودہ حالات میں عوام کے خوش ہونے کے بہت کم موقع ملتے ہیں۔ کرکٹ کھیل ہی نہیں پاکستانیوں کا جنون بھی ہے اور گزشتہ کئی برسوں سے بین الاقوامی کرکٹ کا میلہ پاکستان میں نہیں لگا اس کے باوجود کرکٹ سے پیار کرنے والوں کی تعداد میں بھی کوئی کمی نہیں ہوئی اور نہ ہی کرکٹ کھیلنے والوں کے جنون میں کوئی تنزلی دیکھنے میں آئی۔ یہ بات سچ ہے کہ گزشتہ کئی برسوں سے پاکستان کرکٹ ٹیم نے کوئی بڑا ٹورنامنٹ نہیں جیتا مگر اس کے باوجود ٹیسٹ رینکنگ میں نمبر ایک پوزیشن بھی حاصل کی اور اس کے علاوہ چند ریکارڈ ساز انفرادی کامیابیاں بھی حاصل کیں جس سے پاکستانی عوام کب خوش ہونے کا موقع ملا۔ ان میں سے ایک نام یونس خان کا ہے جنہوں نے ویسٹ انڈیز کے حالیہ دورے سے پہلے ہی ٹیسٹ کرکٹ سے ریٹائرڈ ہونے کا اعلان کر دیا تھا۔ یونس خان بھی عمران خان کی طرح تقریباً چالیس برس تک کی عمر میں کھیلنے والے کھلاڑی ہیں عمران خان نے عالمی کپ جتوایا تھا تو یونس خان نے بھی T20 کپ جتوانے کا اعزاز اپنے نام کیا ہے۔ کنگسٹن جمیکا میں پہلے ٹیسٹ کی پہلی اننگز کے دوران یونس خان نے وہ سنگ میل عبور کیا جس کو آج تک کوئی پاکستانی بلے باز نہیں کر سکا تھا۔ انہوں نے ٹیسٹ کرکٹ میں 10 ہزار رنز بنانے والے پہلے پاکستانی بلے باز بننے کا اعزاز حاصل کیا۔ اس سے قبل یہ کارنامہ کرنے والے بارہ بلے باز ہیں جن میں سے تین کا تعلق بھارت، تین سری لنکن، تین آسٹریلین، دو ویسٹ انڈین، ایک جنوبی افریقہ سے اور ایک کا تعلق انگلینڈ سے ہے۔ اگر یونس خان باقی ماندہ دو ٹیسٹ میں مزید 81 رنز سکور کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو وہ سنیل گواسکر سے آگے نکل جائیں گے۔ 2000ء میں سری لنکا کے خلاف ٹیسٹ کرکٹ کا آغاز کرنے والے یونس خان نے پہلے ٹیسٹ میں سنچری بنا کر اپنی سلیکشن کو درست ثابت کر دیا۔ اس وقت ٹیم میں محمد یوسف، انضمام الحق اور سعید انور جیسے مایہ ناز بلے باز پاکستانی ٹیم کا حصہ تھے جو تکنیک اور ٹیلنٹ کے اعتبار سے یونس خان سے بہت بہتر تھے مگر فٹنس، لگن اور محنت یونس خان میں زیادہ تھی۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ تقریباً چالیس برس کی عمر میں اسی طرح چاک و چوبند نظر آتے ہیں جیسے وہ سترہ برس قبل تھے۔ یونس خان نے 17 سالہ کیریئر میں یہ بات اپنے بلے سے ثابت کر دی کہ وہ چوتھی اننگز کا سب سے کامیاب ترین بلے باز ہے۔ ان کی زیادہ تر سنچریاں چوتھی اننگز میں ہی بنی ہیں آخری باری میں زیادہ سکور بنانا اس لئے مشکل ہوتا ہے کہ اس وقت تک پچ بلے بازوں کے لئے اتنی سازگار نہیں رہتی۔ مگر یونس خان ایسا مرد بحران ہیں جو مشکل کام بڑے ٹھنڈے دماغ اور پلان سے کرتے ہیں۔ سچن ٹنڈلکر، جیک کیلس، رکی پونٹنگ، کمارا سنگاکارا، راہول ڈراوڈ کے بعد دنیا میں سب سے زیادہ 34 سنچریاں بنانے کا اعزاز بھی یونس خان کے نام ہے۔ اس میں ایک ٹرپل چھ ڈبل سنچریاں بھی شامل ہیں اس کے علاوہ 33 نصف سنچریاں بھی بنائی ہیں اور تقریباً 53 کی رنز بنانے کی اوسط ہے۔ چوتھی اننگز میں رنز بنانے کی اوسط کے لحاظ سے وہ دنیا کے ٹاپ کے بلے باز ہیں وہ بہترین فیلڈر بھی ہیں اور انہوں نے 133 کیچ بھی پکڑے۔ ایک روزہ میچوں میں بھی انہوں نے سات سنچریاں اور اڑتالیس نصف سنچریوں کی مدد سے سات ہزار سے زائد رنز 31 رنز سے زائد کی اوسط سے بنائے۔ T20 میں

انہوں نے 25 میچوں میں حصہ لیا اور دو نصف سنچریوں کے علاوہ اپنی کپتانی میں عالمی کپ بھی جتوایا۔ ان کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ کھیل کے تمام فارمیٹ میں پاکستانی ٹیم کی کپتانی بھی کی ہے۔ اپنے کیریر میں وہ بھی کئی بار سیاست کے کولہو تلے کچل کر ٹیم سے باہر ہوئے ان کو کپتانی سے ہٹایا گیا پھر آفر کی گئی تو انہوں نے بڑے decent طریقے سے انکار کر دیا۔ یونس خان نے اپنے اوپر تنقید کرنے والوں کو ہمیشہ میدان میں اپنی کارکردگی سے جواب دیا۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ واحد پاکستانی بلے باز ہیں جنہوں نے 9 ممالک کے خلاف سنچریاں بنائیں، پاکستان میں سب سے زیادہ سنچریاں اور رنز کیے، دنیا کا واحد بلے باز جس نے گیارہ ٹیسٹ کرکٹ کی میزبانی کرنے والے ممالک کے خلاف سنچریاں بنائیں اور دنیا کے واحد بلے باز جنہوں نے چوتھی اننگز میں پانچ سنچریاں بنائیں۔ ویسٹ انڈیز کے حالیہ دورے کے بعد کپتان مصباح الحق کے ساتھ وہ بھی ریٹائیرڈ ہو جائیں گے۔ ان دونوں عمر رسیدہ کھلاڑیوں میں چند قدریں مشترک ہے کہ دونوں کمال کے فٹ ہیں، دونوں نے میدان میں اور میدان سے باہر مرد بحران کا کردار ادا کیا، دونوں نے اس وقت ٹیم کا مورال بلند کیا جب دنیائے کرکٹ میں پاکستان کرکٹ ٹیم کا نام بہت بدنام ہو گیا تھا، دونوں نے اپنی پرفارمنس سے یہ ثابت کیا کہ محنت اور جنون عمر کے آگے ہتھیار نہیں ڈالتا۔ اب دونوں ہی کرکٹ کی دنیا کی تمام رعنائیاں سمیٹ کر عزت سے بین الاقوامی کرکٹ کو خیر باد کہہ کر جا رہے ہیں۔ یہ ان چند خوش نصیبوں میں سے ہیں جن کو پاکستان کرکٹ بورڈ بھی شان سے رخصت کر رہا ہے۔ ورنہ یہاں تو شائقین کرکٹ کے ہیرو بوم بوم آفریدی بھی الوداعی میچ کے لئے اب تک انتظار کر رہے ہیں۔ کھیل میں اگر سیاست کا عنصر نہ ہوتا اور ہمارا کرکٹ بورڈ صرف ملکی مفاد کی خاطر کھلاڑیوں سے سلوک کرتا تو آج یونس خان کے ریکارڈز میں چند سنچریاں اور دو تین ہزار رنز مزید ہوتے جو دراصل پاکستان کے نام ہوتے۔ اگر یہی سلوک ٹنڈلکر، گواسکر، کپل دیو اور راہول ڈراوِڈ کے ساتھ ہوتا تو ان کے ریکارڈز سے انڈیا آج محروم ہوتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یونس خان جتنا بڑا کھلاڑی ہے اس سے عظیم انسان بھی ہے۔ انہوں نے عروج پر ریٹائیرڈ ہونے کی جو رسم شروع کی ہے امید ہے آئندہ یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ اگر پاکستان کرکٹ کو مزید بہتر کرنا مقصود ہے تو بورڈ میں موجود سفید ہاتھیوں سے جان چھڑا کر یونس خان، مصباح الحق، جاوید میانداد، عبدالقادر جیسے ایماندار لوگوں کو موقع دینا چاہیے۔ کرکٹ ایک کھیل ہے اور اس کے معاملات چلانے کے لیے پیشہ وارانہ اور اہل لوگوں کی بجائے چڑی والے نجومی سے خدمات لینا مضحکہ خیز ہے۔ یونس خان آبرومندانہ طریقے سے رخصت ہو رہا ہے اور یہ کسی معجزے سے کم نہیں ورنہ اپنے دیس میں تو عبدالستار ایدھی جیسے ولی صفت انسان کو متنازعہ بننے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی لیکن جن لوگوں نے انسانوں کی خدمت کی ہو اللہ رب العزت انہیں بے آبرو نہیں ہونے دیتا اور جسے عام انسان بڑے آدمی کا رسوا ہونا سمجھ رہے ہوتے ہیں وہ دراصل اللہ رب العزت کی طرف سے اُس کا امتحان ہوتا ہے۔ یہی اصول پلٹ کر اُن لوگوں پر بھی لاگو ہوتا ہے جو انسانوں کو دکھی کرتے ہیں اور انہیں کرب اور اذیت میں مبتلا رکھتے ہیں اللہ دنیا اور آخرت کی رسوائی اُن کے نصیب میں لکھ دیتا ہے۔ جو یہاں بچ جاتا ہے اُس کیلئے ایک اور میدان ہے جسے حشر کا میدان کہتے ہیں جہاں کوئی جج اور جرنیل کام نہیں آتا۔ جہاں رشوت دینے اور لینے والا کوئی نہیں ہوتا۔ جہاں اقربا پروری تو دور کی بات خونی رشتے انکاری ہو جاتے ہیں۔ یونس خان کی ریٹائرمنٹ کا جشن پاکستان بھر میں ہونا چاہیے یہ ہمارے امن کے وہ سفیر ہیں جنہوں نے باوقار طریقے سے پاکستان کا نام روشن کیا اور جب ہر طرف ہاہا کار

مچی تھی یہی لوگ تھے جو پاکستان کا روشن چہرہ دنیا کو دکھا رہے تھے۔اِن کھلاڑیوں نے پاکستان کا نام بلند کیا ہے اب پاکستانیوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ انہیں اُسی عزت اور آبرو سے رخصت کریں جس کے وہ مستحق ہیں تا کہ آنے والے لوگوں کیلئے یہ احترام کے مجسمے لائق تقلید ہوں۔

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔سرے

sohailloun@gmail.com

01-05-2017